مفہوم نہیں ہے۔ عام ہو جائیگی تو یہی سوشل جسٹس ہے۔ اگر ہم معاشرہ میں ۲۵ فی صد بھی یہ تبدیلی رونما کر لیں تو ہم اسے صحابہ کرام کی اتباع والا معاشرہ کہہ سکیں گے"

مجلس احرار اسلام کے ایک بزرگ جن کی قربانیوں اور خدمتوں کی داستان کسی چی گویرا اور ہو چی منہ سے کم نہیں بلکہ ان سے بہمہ وجوہ بہتر و برتر ہے وہ تھے" صوفی عنایت محمد پسرورِی" جو پنڈی کے ہو کر رہے گئے تھے ان کے فرزند ارجمند جناب غلام نقشبند صاحب تھے وہ بھی زندگی بھر منفی قوتوں کے خلاف نبرد آزما رہے یہ دونوں بزرگ اللہ کو پیارے ہو گئے اب تو انکی یادیں ہی ہیں جو راولپنڈی کی فضاؤں میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ شیخ رشید صاحب (ایم۔ این۔ اے) کی موجودہ ترقی بھی صوفی غلام نقشبند کی یادوں میں سے ایک قیمتی یادگار ہے صوفی صاحب کی اولاد بعض پریشانیوں کا شکار ہے۔ احباب ان کی اصلاح احوال کے لئے دعا کریں پنڈی میں ایک حلقہ جو میرے لئے بالکل نیا تھا وہ شوکت صاحب کا حلقہ ہے انہوں نے بہت سے پرانے بزرگوں سے ملاقات کرائی۔ محفل جمی، ماضی کے دھندلکوں میں جھانک کر بڑے بوڑھوں نے احرار اور امیر شریعت کے تذکار سنائے دعائیں دیں۔ مل کے کھانا کھایا اور مستقبل میں غیرت مندوں کی طرح جینے کا ترانہ گایا۔ شوکت صاحب کے چھوٹے بھائی نے میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا شاہ جی آپ کی ایک بات کا بہت لطف آیا کہ آدمی کو بہادر دل غیرت مندوں کی طرح زندہ رہنا چاہیئے۔ آپ آئندہ آئیں گے تو بات ہی اور ہو گی۔

اظہار تعزیت

مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے نہایت مخلص کارکن، جناب میاں رحیم بخش صاحب ۲ نومبر کی شب ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ عمر بھر خوش پوش رہے انتہائی ملنسار اور حلیم الطبع تھے۔

رحیم یار خان احرار کے بہادر اور وفادار ساتھی جناب بابا نیازی بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تمام احرار ساتھی اور قارئین نقیب ختم نبوت، انکی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔ ادارہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ (آمین)

صاحبِ ردا

شاہ بلیغ الدین

اللہ کے رسول مکے میں رہے تو مشرکینِ مکہ وہاں آپ کو اور مسلمانوں کو ستاتے رہتے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہجرت کی تو مشرکینِ مکہ نے وہاں بھی آپ کو اور اہلِ ایمان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ بدر، اُحد، خندق یکے بعد دیگرے تین لڑائیاں اہلِ ایمان سے لڑیں۔ ان میں بنو ہاشم کے بہت سے افراد میدانِ جنگ میں آئے۔ سیدنا حضرت علیؓ کے بھائی طالب اور عقیل تک لڑائی میں شریک ہوئے لیکن ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے دونوں جوان بھائی حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ اور حضرت معاویہؓ بن ابوسفیانؓ کبھی ہتھیار پہن کر اللہ کے رسول کے خلاف لڑنے نہیں نکلے۔

مدینے کی اسلامی مملکت قائم ہوئی تو آنحضرت کے حکم سے حضرت امیر معاویہؓ اس کے پہلے وزیر خارجہ بنائے گئے۔ وحی کی کتابت کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اہم سیاسی خطوط حضرت امیر معاویہؓ ہی نے لکھے۔ حضرت واثلہؓ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: اللہ نے جبرئیلؑ کو اپنی وحی پر امین بنایا، مجھے امین بنایا اور معاویہؓ کو امین بنایا۔ قیامت کے روز معاویہؓ کثرتِ علم اور کلامِ الٰہی کا امین ہونے کی وجہ سے ایک امت بن کر اُٹھے گا۔ جامع ترمذی میں ہے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ——— اللہ تعالیٰ معاویہؓ کو ہادی اور مہدی بنائے اور مخلوق اس سے ہدایت حاصل کرے! شیخ عباس قمی نے اپنی کتاب تتمۃ المنتہیٰ مطبوعہ ایران کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے خود کہا کہ ——— نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میرے بعد آپ کو خلیفہ ہونا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بارہ ۱۲ خلفاء والی حدیثِ نبوی اس کی توثیق کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی دماغ دیا تھا۔ ابو اسحٰق سُبیعی، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابن العربی لکھتے ہیں کہ ——— اگر تم نے معاویہؓ کو دیکھا یا اُن کا زمانہ پا لیا ہوتا تو اُن کے عدل و انصاف کی وجہ سے تم انھیں مہدی کہتے! اللہ کے رسول کے بعد جتنے صحابۂ کرام خلیفہ بنے وہ سب خلفائے راشدین تھے کیونکہ قرآن کریم نے صحابۂ کرام کو ——— راشدون ——— فرمایا ہے۔ ابن ماجہ میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ :

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

یعنی میری سنّت اور ہدایت یافتہ سیدھی راہ پہ چلنے والے خلفاء کے طریقے پر عمل کرنا۔ اسی لئے بہت سے علماء اور فقہا حضرت امیر معاویہ رضؓ کو خلیفہ راشد کہتے تھے۔ اللہ رب العزت نے ایمان و عقل کے ساتھ انہیں بڑی دلکش شخصیت عطا فرمائی تھی۔ اونچا پورا قد تھا۔ سرخ و سفید رنگت تھی زبان نرم، لہجہ شیریں، رہن سہن بڑا با وقار تھا۔ صحابہ کرام کا کہنا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ حلیم امیر معاویہ رضؓ ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ان پر تھا۔ وہ ہر دور میں معزز اور ممتاز رہے۔ حضورِ اکرم نے حضرموت کا عامل بنایا، حضرت ابوبکر رضؓ نے نائب سپہ سالار بنایا۔ حضرت عمر رضؓ نے گورنر مقرر کیا اور وہ بائیس برس تک گورنر رہے۔ اُنّیس سال تک اللہ کے حکم سے وہ مسلمانوں کے امیر رہے اتنی بڑی مدت تک یہ بارِ امانت صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں جسے خیر القرون کہا جاتا ہے کسی اور نے نہیں اُٹھایا۔ تمام اُمت انکی خلافت پہ متحد ہوگئی لوگوں نے تنادیا نے بجائے اور اس سال کا نام ہی عام الجماعۃ، سالِ اتحاد پڑ گیا یہ کہنا کہ انہوں نے جمہوریت کی جگہ شاہی کو رواج دیا۔ افتراء پردازی اور جھوٹ ہے۔ حضرت حسن رضؓ نے صُلحاءِ اُمت کے مشورے سے خلافت کی باگ ڈور اُن کے سپرد کی تو ان کی بیعت عام ہوئی۔ کاروبارِ مملکت اُنھوں نے اسلامی احکام کے مطابق مشورت سے چلائے۔ اُن کے زمانے میں بدری صحابہ اور بیعتِ رضوان کے صحابہ موجود تھے جو انہیں قرآن کی اصطلاح میں "اولی الامر" سمجھتے تھے۔ اکتالیس سال تک اقتدار اُن کے ہاتھوں میں رہا۔ یہ اللہ کا فضل نہیں تو اور کیا تھا۔ وہ حافظِ کلام اللہ تھے اور جامع دمشق میں پابندی سے نماز پڑھاتے اور خطبہ دیتے تھے۔ اپنے بیٹے کو انہوں نے جانشین مقرر نہیں کیا۔ یہ صحابہ کرام کی تجویز تھی حضرت عمر رضؓ کو بھی صحابہ کرام نے یہ مشورہ دیا تھا۔ انہوں نے اسمیں ترمیم کردی۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت حسن رضؓ کو انکا جانشین بنانے سے کسی کو نہ روکا۔ حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ اور ابوموسیٰ رضؓ اشعری جیسے صحابہ کرام نے جب اس بات کا مشورہ دیا تو اُس وقت حضرت علی رضؓ کی سنّت باپ کے بعد بیٹے کی جانشینی کے جواز کے سلسلے میں موجود تھی۔ حافظ ابن کثیر نے لکھا کہ امیر معاویہ رضؓ نے جہاد کے ٹوٹے ہوئے سلسلے کو اپنے دور میں پھر سے جاری کیا۔ ایران۔ شام